www.novelsclubb.com
لائبہ سید creations
انت الحیات
حیا نور
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

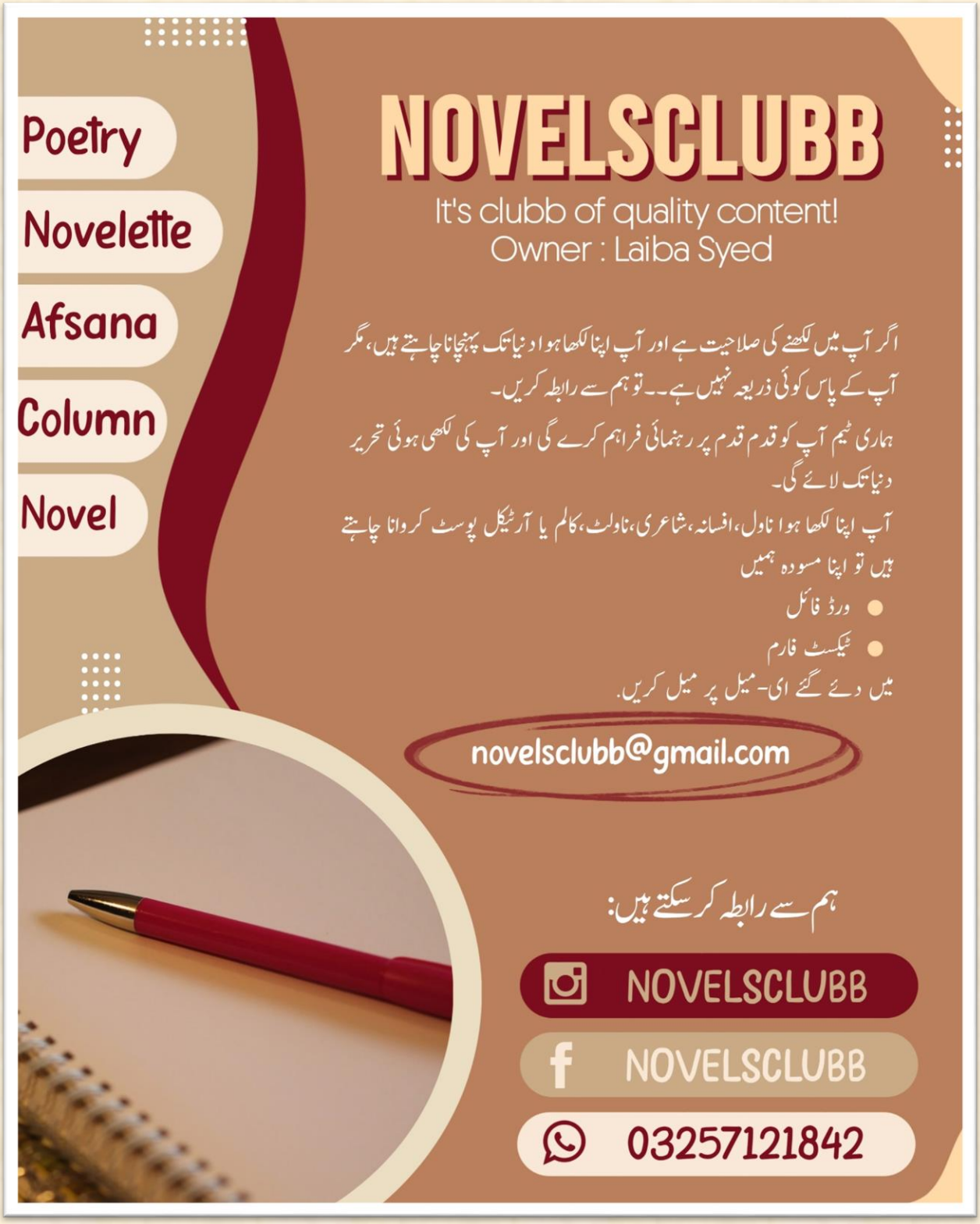
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

# انت الحیات

## از قلم

## حیا نور

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناول "انت الحیات" کے تمام جملہ حق لکھاری "حیانور" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

# انت الحیات

بقلم حیا نور

قسط نمبر 2

انسپیکٹر سلمان کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

"آپ کی بینڈ یج چینج کرنی ہے۔" سلمان کے ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس تھا۔

"نرس کو بھیج دیں۔" اس لڑکی کا آج سلمان کے گھر دوسرا دن تھا۔

"نرس نہیں آسکتی، وہ کہیں اور بزی ہے آج۔" سلمان

"میں کرلوں گی، یہ آپ یہاں رکھ دیں۔" اس لڑکی نے فرسٹ ایڈ باکس ٹیبل پر رکھنے کا اشارہ کیا۔

"آپ سے نہیں ہو گی بینڈ یج، میں کر دیتا ہوں۔" انسپیکٹر سلمان دو قدم آگے بڑھا۔

"سوری میں کمفرٹیبل فیل نہیں کروں گی آپ رکھ دیں میں کرلوں گی۔" اس لڑکی نے بنا سلمان کی جانب دیکھے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔ لیکن اگر کوئی پرابلم ہو تو بلا لیجئے گا۔" سلمان کا کمرہ اس لڑکی کے کمرے کے ساتھ ہی تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس لڑکی نے جواب نہ دیا۔

"ایک سوال پوچھ سکتا ہوں؟" سلمان جاتے جاتے رکا۔

"جی" اس لڑکی کی نظریں ابھی بھی کہیں اور تھیں وہ کھڑکی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"آپ کا نام کیا ہے؟" انسپیکٹر سلمان نے تجسس بھری نگاہوں سے دیکھا۔

"ایمان" اب کی بار وہ انسپیکٹر سلمان کی جانب دیکھ کر بولی۔

"اوہ۔۔اوکے" انسپیکٹر سلمان یہ کہہ چلا گیا اور وہ رُخ موڑ گئی۔

"ایمان" سلمان نے زیر لب دہرایا۔ایک اجنبی سی مسکراہٹ نے اس کے ہونٹوں پر قبضہ کر لیا۔اب وہ اپنے کمرے میں تھا۔پھر اس کے رویے پر اس نے سوچا۔

"کچھ تو ہوا ہے اس لڑکی کے ساتھ،اب ایمان سیف ہاتھوں میں بھی ہے لیکن نارمل نہیں ہے یا شاید اسے مجھ پر یقین نہیں ہے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ اپنوں نے اس کے ساتھ کچھ بُرا کیا ہوں، کوئی تو وجہ ہے جو ایمان نے اب تک گھر جانے کا نام بھی نہیں لیا۔" سلمان اپنے سوالوں کے جواب خود ہی دے رہا تھا۔

"ویسے سلمان تم کب سے اتنا سوچنے لگے؟" وہ خود سے کہہ کر ہنسنے لگا۔

---

"تمہیں کیا پتہ کتنی محبت کرتی ہوں میں تم سے لیکن تمہیں تو یہ بھی نہیں پتہ کہ میں کون ہوں بلکہ یہ بھی نہیں پتہ ہو گا کہ ایک نمل نام کی لڑکی بھی ہے جو تم پر جان نثار کرنے کو تیار ہے۔" نمل ارمان خان کی تصویر کو دیکھتے ہوئے مسکرائی۔

وہ دل ہی دل میں میں ارمان خان سے باتیں کر رہی تھی

جیسے ارمان خان اس کے دل میں ہو وہ واقعی اس کے دل

میں ہی تو تھا۔

گھر میں سب کو پتہ تھا کہ نمل ارمان خان کے پیچھے پاگل

ہے سب نمل کو ارمان خان کا بہت بڑا فین سمجھتے تھے

لیکن نمل فین کی حدوں کو پار کرتے ہوئے جزباتیت کے

عالم تک پہنچ چکی تھی۔

"نمل۔۔۔!" نمل کے والد نے اسے زور سے آواز دی۔ نمل ڈرتے ہوئے اٹھی اور بھاگتے ہوئے اپنے والد کے کمرے میں گئی۔

"ج۔۔جی بابا" نمل نے ڈرتے ہوئے کہا

"تمہیں نہیں پتہ میں گھر آیا ہوں، پانی کون لا کر دے گا مجھے ؟" وہ اس پر چلا رہے تھے۔انہیں تو بہانہ چاہیئے ہوتا تھا بلا وجہ اس پر چلانے کا۔

"م۔۔میں لا دیتی ہوں۔" نمل نم آنکھیں لئے کمرے سے باہر نکلی کہ سامنے سے آتی ہوئی اسے اپنی ماں دکھائی دی جن کے ہاتھوں میں پانی کا گلاس تھا۔

"کیا ہوا ہے بچے ؟" نمل کی ماما خود بھی ڈری ہوئی تھی۔

"کچھ بھی تو نہیں" پھیکی مسکراہٹ سے وہ بولی۔ایک آنسو اس کی آنکھ سے گرا تھا اور دوسرا گرنے کو تیار تھا۔

"پھر ڈانٹا ہے نا انہوں نے تمہیں ؟، چلو میرے ساتھ اندر آؤ میں پوچھتی ہوں انہیں۔" ارم نے نمل کے آنسو صاف کئے۔

"نہیں ماما رہنے دیں۔" اس نے کہا مگر ارم اسے ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئی۔ نمل جانتی تھی کہ اب اس کی وجہ سے اس کے والدین کا جھگڑا ہونے والا ہے۔

"یہ لیں پانی۔" ارم نے میز پر پانی کا گلاس رکھا۔

"تم پانی کیوں نہیں لے کر آئی ؟" غصے سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے نمل کے باپ نے اس سے پوچھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ کوئی طریقہ ہے بیٹی سے بات کرنے کا؟"ارم بھڑک اٹھی۔

"تم بیچ میں نہ آیا کرو میں کہہ رہا ہوں یہ میرا منہ کالا کرے گی،اس پر پابندیاں نہیں لگاؤں گا تو یہ بگڑ جائے گی۔"وہ غصے سے چلا رہا تھا۔

"پابندیاں مجرم پر لگائی جاتی ہے،اس نے آج تک ایسا کوئی کام نہیں کیا۔خدا کا خوف کرے آپ اپنی بیٹی کے بارے میں کیا بول رہے ہیں؟"وہ بھی چیخی تھی۔نمل کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ کرتے نیچے بہہ رہے تھے جبکہ اس کی آنکھیں سُرخ ہو چکی تھی۔

"سب پتہ ہے مجھے یہ جو اتنی معصوم بن رہی ہے نا۔۔"اس سے پہلے وہ اور کچھ بولتے نمل کمرے سے باہر آگئی اس میں اتنی سکت نہ تھی کہ وہ مزید زہر اپنے باپ کے منہ سے اپنے بارے میں سن سکتی۔وہ بھاگتے ہوئے چھت کو جاتی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی اور گھٹنوں میں سر دیے زور زور کا رونے لگی۔

ارحا چھت پر سے کپڑے اتار رہی تھی کہ اسے کسی کے رونے کی آواز آئی وہ کپڑے چارپائی پر رکھ کر سیڑھیوں میں آئی تو نمل کو روتا ہوا دیکھا۔

"نمل۔۔!"وہ بہت حیران اور پریشان ہوئی تھی۔

"کیا ہوا ہے تمہیں؟ کیوں رو رہی ہو؟" ارحا نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھا۔

"کتنے بخت مارے ہوتے ہیں ان لڑکیوں کے آپی، جنھیں باپ کا پیار نہیں ملتا۔" وہ مزید رونے لگی۔

"جنھیں باپ کا پیار نہیں ملتا انھیں شوہر کی محبت ضرور ملتی ہے گڑیا۔" ارحا نے اس کے آنسو صاف کئے۔

"آپی" وہ مزید رونے لگی۔

"نمل، میری گڑیا رونا بند کرو، بتاؤ کیا ہوا ہے؟" ارحا

"آ۔۔آپ۔۔آپی" نمل سے بولا نہیں گیا وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔

"رکو میں پانی لے کر آتی ہوں۔" وہ اٹھنے لگی کہ نمل کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"نہ۔۔نہیں آپی۔" نمل گہری سانس لینے لگی۔

"ہاں۔۔ہاں پہلے سانس بحال کرو۔" ارحا اسے دیکھ کر کافی پریشان ہو رہی تھی۔ نمل اب چپ تھی لیکن رو بھی نہیں رہی تھی۔

"نمل بتاؤ کیا ہوا ہے؟" ارحا نے نمل کے چہرے پر سے بال ہٹائے۔

"آپی آپ کو پتہ ہے نا میں نے آج تک کسی لڑکے کی طرف دیکھا بھی نہیں ہے۔" وہ رندھی ہوئی آواز سے بول رہی تھی۔

"ہاں مجھے پتہ ہے۔" ارحا

"بابا نے ماما سے میرے بارے میں کہا ہے کہ یہ میرا منہ کالا کرے گی۔" نمل کہہ کر رو پڑی۔

"استغفراللہ" ارحا منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔

"آپی میں نے تو ایسے کبھی نہیں سوچا تھا لیکن پتہ کیا ہے اب مجھے میرے باپ سے نفرت ہو گئی ہے، اتنی نفرت ہو گئی ہے کہ میں چاہتی ہوں کہ وہ میرے جنازے کو بھی کندھا نہ دے اور نہ ہی میری قبر دیکھ سکے۔" نمل جنونیت میں بول رہی تھی۔

"تم پاگل ہو گئی ہو نمل کس طرح کی باتیں کر رہی ہو؟" ارحا برہم ہوئی

"میں تھک گئی ہوں آپی، تھک گئی ہوں میں ان کی سختیاں اور بلاوجہ کی پابندیاں اور نفرت برداشت کر کر کے، کوئی اپنی بیٹی کو ایسے کہتا ہے؟" نمل

"تم ٹینشن نہ لو تایا ابا اور پاپا گھر نہیں ہے، وہ آئے گے تو میں انہیں بتاؤں گی۔" ارحا

"آپی میں نے کبھی کسی کی طرف دیکھا بھی نہیں ہے اور یہ مجھ پر کیسے کیسے الزام لگا رہے ہیں۔" نمل

'میں وفا نبھاتے نبھاتے مر گئی

اور تم نے شک کا دامن نہ چھوڑا'

"نمل اب اس بارے میں زیادہ نہ سوچو، میں پاپا سے بات کروں گی، خود کو ریلیکس کرو۔" ارحا

"میں جا رہی ہوں آپی" نمل

"نمل۔۔!" ارحا نے آواز دی لیکن نمل جا چکی تھی۔ ارحا پریشان چہرہ لئے دوبارہ چھت پر آ گئی۔ ارحا کو یہی پتہ تھا کہ وہ اپنے کمرے میں گئی ہے لیکن وہ کچھ اور کرنے جا رہی تھی۔ شام کے پانچ بج رہے تھے۔

"مجھ پر فضول اور گھٹیا قسم کے الزام لگائے ہیں نا۔۔ اب دیکھنا میں کیا کرتی ہوں۔" نمل عبایا پہن رہی تھی۔ نمل تیز تیز قدموں کے ساتھ مین گیٹ تک آئی اس نے مڑ کر نہیں دیکھا تھا اور گیٹ سے باہر نکل گئی۔

'ایک بار جو قدم گھر سے باہر نکل جائے

پھر وہ صدیوں کے لئے واپس نہیں مڑتے'

اب وہ سڑک پر چل رہی تھی۔چلتے چلتے وہ بہت دور بڑی سڑکوں پر آگئی تھی جہاں بڑی بڑی گاڑیاں چلتی تھی۔ نمل بے دھیانی میں چل رہی تھی کہ ایک سپیڈ سے آتی ہوئی گاڑی نمل سے ٹکرا گئی۔

نمل زمیں بوس ہو گئی۔گاڑی رک گئی تھی، گاڑی میں

موجود ایک خاتون گاڑی سے باہر نکلی تھی۔گاڑی کے

ٹائر خون سے بھیگ چکے تھے۔

'یہ دنیا ہے صاحب

یہاں مر کر بتانا پڑتا ہے

کہ ہم کتنے سچے تھے'

---

"سوری آپ پانچ مہینوں تک پاکستان نہیں جا سکتے۔" وہ آفسر انگریزی میں حسنین سے بات کر رہا تھا۔وہ سینئر آفسر تھا جس نے حسنین کی چھٹی کینسل کر دی تھی۔

"لیکن کیوں نہیں جا سکتا سر؟" حسنین سکتے میں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ابھی نہیں جا سکتے آپ، ایک اور گینگ میں آپ کے ذمے کرتا ہوں، یہ کیس سولو کر کے ہی آپ پاکستان جا سکتے ہے۔" سینئر آفسر

"مگر سر صرف اسی ایجنڈے کا کانٹریکٹ سائن ہوا تھا، پھر میں نے ہمیشہ کے لئے پاکستان جانا تھا۔" حسنین

"مگر اب کانٹریکٹ چینج ہو چکا ہے، اس کیس پر کام کریں، آپ جا سکتے ہیں۔" سینئر آفسر نے دروازے کی جانب اشارہ کیا، حسنین غصے سے چلتے ہوئے باہر آ گیا۔

"ڈیمن اٹ"۔ اس نے غصے سے پولیس جیپ کو ہٹ کی۔

"سر ویسے آپ نے انسپیکٹر حسنین کا کانٹریکٹ چینج کیوں کیا؟" سپاہی سینئر آفسر سے پوچھنے لگا۔

"کیونکہ یہ بہت کام کا آدمی ہے جو کام مجھ پر ہے میں اسے دے دوں گا اگر یہ اس ایجنڈے کو پکڑ لے گا تو اس کی جان مشکل میں ہو گی میری نہیں۔" سینئر آفسر ہنسنے لگا۔

"وہ بہت خطرناک ایجنڈا ہے؟" سپاہی

"تمہاری سوچ سے بھی زیادہ۔" سینئر آفسر

Clubb of Quality Content

"تم پسند کرتی ہو ارمان کو؟" جولی نے کرن سے پوچھا

"ہاں پسند آنے لگا ہے وہ مجھے۔" کرن

کرن اور جولی دونوں ماڈلز تھی اور امیر گھرانے سے

تعلق رکھتی تھی، اس وقت وہ دونوں بار میں تھی، بیک

گراؤنڈ سے میوزک کی آوازیں آرہی تھی۔

"تو پھر دیر کس کی بات کی ہے، تمہیں اپنے ڈیڈ سے بات کرنی چاہئے۔" جولی

"لیکن پہلے میں ارمان کو سمجھو گی، میرے کچھ رولز ہے اور میں اپنے رولز کو توڑ نہیں سکتی۔"

کرن

"او کے سویٹ ہارٹ، جیسے تمہیں اچھا لگے۔" جولی نے یہ کہہ کر سلیش کا گلاس اپنے لبوں

سے لگا لیا۔

---

صنان گھر کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے آس پاس کچھ لڑکے کھڑے

تھے جو اس کو بھائی کہہ کر بار بار کوئی نہ کوئی بات کر رہے تھے۔ انمول کا چھوٹا بھائی کسی کام

سے باہر جا رہا تھا، وہ صنان کے سامنے سے گزرا تھا۔ صنان نے اسے دیکھا اور پھر اسے انمول

یاد آگئی، اسے یاد آیا کہ انمول نے اس کی پوری بات نہیں سنی تھی، لیکن صنان کو غصے کی بجائے ہنسی آرہی تھی۔ کیا یہ محبت کی نشانی نہ تھی؟

صنان اپنی سوسائٹی کا بڑا مانے جانے والا رعب دار انسان تھا جس کی پہنچ دور دور تک تھی، بڑے بڑے کام وہ یوں ایک فون کال پر حل کروا دیتا تھا۔ جتنی اس کی بڑے لوگوں سے دوستیاں تھیں، اتنی ہی اس کی دشمنیاں بھی تھیں۔ مہینے میں دو بار تو ایسے ہوتا تھا کہ سوسائٹی سے گولیاں چلنے کی آواز آتی تھی لیکن صنان کو کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔ سوسائٹی میں صنان کے شیئرز تھے۔ ویسے بھی وہ کسی کو بلاوجہ نقصان نہیں پہنچاتا تھا۔ گولیوں کی آواز تب آتی تھی جب اس کے دشمن اس سے لڑتے تھے، یا بلاوجہ کوئی اس سے لڑتا تھا، وہ جنونی قسم کا آدمی تھا۔ فوراً مرنے مارنے پر آجاتا تھا۔ دوسری جانب صنان بہت حد تک خوبصورت لڑکا تھا کہ ہر لڑکی اسے دوبارہ ضرور دیکھتی۔ لیکن دیکھ نہ پاتی تھی کیونکہ صنان کے چہرے سے انتہا کی سنجیدگی اور غصہ جھلکتا تھا۔

---

"تمہاری شادی اسی سے ہو گی، بہت اچھا لڑکا ہے وہ۔" ایمان کے والدین ایمان کو شادی کے لئے راضی کر رہے تھے۔ وہ راضی تو ہو گئی تھی لیکن اس کا دل نہیں مانتا تھا۔

"یار یہ دیکھ اسکی تصویر سے واضح ہوتا ہے کہ یہ لڑکا صحیح نہیں ہو گا۔" ایمان اپنی دوست کو اس لڑکے کی تصویر دکھا رہی تھی جس سے اس کی شادی ہونے والی تھی۔

"تم زیادہ نہ سوچو صحیح تو ہے، مجھے تو بلکل صحیح لگ رہا ہے۔" ایمان کی دوست

"ہمم، پتہ نہیں" (کس کو بتاؤں کہ میرا دل نہیں مان رہا) وہ بے بس تھی، باقی بات اس نے اپنے دل میں کہی۔

"تم بتاؤ شاپنگ ہو گئی ساری؟" ایماں کی دوست

"ہاں ہو گئی ہے۔" ایمان

"ویسے تمہارے تو مزے ہیں، شادی کے بعد فرانس چلی جاؤ گی۔" ایمان کی دوست خوشی سے بولی

(اسی بات کا تو ڈر لگ رہا ہے۔) ایمان نے دل میں کہا

"ہممم" ایمان بس اتنا ہی کہہ سکی۔

---

"آج بیس دن ہو گئے ہیں میں نے تمہیں دیکھا نہیں ہے اور بیسویں دن کی بھی شام ڈھل چکی ہے۔" انمول من ہی من سوچ رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپی آئسکریم کھانے چلیں آج؟"زمر

انمول کی خالہ اوران کے بچے آئے ہوئے تھے۔خالہ کی بڑی بیٹی زمر اور باقی دو اس کے چھوٹے بھائی تھے۔

"خالہ جانا ہے پھر آج باہر؟"انمول خالہ سے پوچھنے لگی۔

"ہاں ٹھیک ہے چلتے ہیں آؤٹنگ ہو جائے گی۔"خالہ تیار ہونے لگی۔

انمول اپنی چھوٹی سی گاڑی میں خالہ اوران کے بچوں کو بٹھا کر پارک لے آئی جس کے سامنے ہی آئسکریم کارنر تھا۔ماما سے پوچھا تھا لکن وہ گھر پر رہ کر کام کرنا چاہتی تھی۔کام بہت زیادہ تھا،سو وہ سب آدھے گھنٹے کے لئے باہر آ گئے۔انمول نے چار آئسکریم کپ آرڈر دے دیے،اب وہ سب پارک میں چہل قدمی کر رہے تھے،لیکن انمول کے اندر کچھ تھا جو اسے تنگ کر رہا تھا۔اس نے ہوا میں سانس خارج کی،ایسے لگ رہا تھا جیسے گلے میں کچھ اٹکا ہوا ہو۔محبوب کو بیس دنوں سے دیکھا نہ تھا تو دل کیوں تنگ نہ ہوتا؟

"کاش تم کسی طرح سے آج مجھے نظر آ جاؤ۔"انمول کے دل نے تمنا کی تھی۔اس نے آسمان کی جانب دیکھا پھر جب سر نیچے کیا اور اپنی آنکھوں کے عین سامنے دیکھا تو اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔صنان اپنے دوستوں کے ساتھ آئسکریم کارنر کے اندر داخل ہو رہا تھا۔

"او تیری" انمول بھاگتی ہوئی کار میں جا کر بیٹھی۔

"شکر ہے اس نے مجھے دیکھا نہیں، کتنا عجیب لگتا اگر وہ مجھے دیکھ لیتا، وہ کیا سوچتا کہ میں اس وقت یہاں کیا کر رہی ہوں۔" انمول سوچنے لگی۔

"خالہ، زمر، جلدی گاڑی میں آ کر بیٹھے۔" انمول نے کہا

خالہ کے بچے پارک میں کھیل رہے تھے جبکہ خالہ کبھی کسی کو پکڑتی کبھی کسی کو۔

"کیا ہوا ہے انمول؟" خالہ بے زار ہوئی۔

"آئیں نہ جلدی! گاڑی میں آ کر بیٹھیں۔" انمول

"ویسے تمہیں ہوا کیا ہے؟" اب وہ سب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے، خالہ سوال کر رہی تھی۔

"پارک میں اس وقت چڑیلیں ہوتی ہے، ہم گاڑی میں ہی بیٹھ کر آئسکریم کھا لیتے ہیں، پھر گھر چلتے ہیں۔" انمول نے بات گھمائی جبکہ خالہ اسے دیکھتی رہ گئی۔

"واقعی پارک میں چڑیلیں ہیں؟ یا کوئی بڑا جن دیکھ لیا ہے؟" خالہ کو صنان کے بارے میں پتہ تھا، انمول ہر بات خالہ سے شیئر کرتی تھی۔

"ہاں وہی۔۔۔ وہی دیکھا ہے۔" انمول بوکھلائی ہوئی لگ رہی تھی جبکہ خالہ مسکرا کر رہ گئی۔

مگر انمول کو عجیب سا سکون محسوس ہوا تھا۔

جیسے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل گیا ہو

جیسے پیاسے کو پانی کی نہر مل گئی ہو

---

"دادا جی آج ہمارا آخری دن ہے کوئٹہ میں، میں کوئٹہ کو مس کروں گا، بہت حسین شہر ہے یہ۔" حمدان آنکھیں بند کئے تازہ ہوا کو محسوس کر رہا تھا۔

"ہاں پتر جانتا ہوں، ایک تو ہی ہے جو مجھے گھمانے لے آتا ہے ورنہ میرے بیٹے تو میری خراب طبیعت کا بہانہ بنا کر کہیں جانے ہی نہیں دیتے، جبکہ میں بلکل فٹ فاٹ ہوں۔" دادا جی

"ہاں دادا جی ابھی تو آپ جوان ہے۔" حمدان نے دادا جی کے کندھے پر تھپکی دی۔

وہ دونوں کھلے آسمان کے نیچے ساتھ ساتھ کرسی رکھ کر

بیٹھے ہوئے تھے اور سامنے پہاڑوں کا نظارہ کر رہے تھے۔

"ہاں ویسے بھی ابھی تو میں ساٹھ سال کا ہوں۔" دادا جی

دادا جی کی عمر اسی سال تھی لیکن وہ مانتے کہاں تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مجھے تو آپ پچاس سال کے لگتے ہیں۔" حمدان انیس سال کا تھا اور دو مہینوں میں اس کے باڑھویں کے امتحان تھے لیکن وہ مست تھا اور دادا کے ساتھ کوئٹہ کے ٹوؤر پر آیا ہوا تھا، حمدان کو سکول لیٹ داخل کروایا تھا اس وجہ سے وہ اپنی جماعت سے ایک سال بڑا تھا۔

"پتر بندے کا دل جوان ہونا چاہیئے یہ عمروں میں کیا رکھا ہے۔" دادا جی

"دادا جی وہ دیکھے ایک پٹھانی جا رہی ہے۔" حمدان

"نا بیٹا، کسی پٹھانی کو بہو بنانے کا ہمارا کوئی زہن نہیں ہے۔" دادا جی نفی میں سر ہلانے لگے

"نہیں دادا جی دیکھیں تو سہی کتنی پیاری ہے۔" حمدان اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"پتر پتہ نہیں چلنا شادی کے بعد وہ پشتو میں گالیاں نکال رہی ہے یا بات کر رہی ہے۔ کسی پنجابی لڑکی سے شادی کریں گے ہم تیری تاکہ ہم اسے سمجھ سکیں اور وہ ہمیں سمجھ سکیں۔" دادا جی

"چلی گئی ہے وہ، میں اس کے پیچھے جاؤ؟ اس کی انسٹا گرام آئی ڈی لے لوں گا۔" حمدان شرارت سے بولا

"پتر میری ہڈیوں میں اتنی جان نہیں ہے کہ میں تجھے جوتوں سے بچا سکوں، چپ کر کے ادھر ہی بیٹھ جا۔" دادا جی

"او کے دادا جی، بٹ آئی لو یو دادا جی" حمدان کچھ سمجھ کر واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا، اس نے آنکھوں پر کالی عینک لگائی ہوئی تھی۔

"تھینک یو پتر، ہن مکھن نالا" دادا جی، حمدان ہنسنے لگا۔

---

کافی دنوں بعد

"تم واپس گھر آ گئے ہو؟۔۔اتنی جلدی؟" صنان کی والدہ نے صنان سے پوچھا

"تائی جی انھوں نے ٹیسٹ کا بولا تھا، خون کا سیمپل دینا تھا، انہوں نے کہا کہ پندرہ بیس منٹ میں سیمپل لے گے۔ان صاحب سے صبر نہ ہوا تو اٹھ کر گھر چلے آئے۔" سعد نے بتایا جو کہ صنان کا چھوٹا کزن تھا۔

"کیا کروں امی؟، میرا دم گھٹ رہا تھا وہاں" صنان نے منہ چڑھایا۔

" سیمپل بھی تو دینا ہے اب، ایک تو تمہارے نخرے نہیں ختم ہوتے۔" صنان کی والدہ بولنے لگ گئی۔

"جاؤ اس کے ساتھ دوبارہ ہسپتال" صنان کی والدہ

"میں نے نہیں جانا، تو جا اپنے گھر" صنان نے آخر میں سعد کو کہا اور اسے گھوری سے نوازا۔

"تم چپ کرو، ہر جگہ تمہارا غصہ شروع ہو جاتا ہے۔" صنان کی والدہ صنان کو ڈانٹ رہی تھی اور سعد کے دانت نکل رہے تھے۔

"تائی جی انہوں نے کہا ہے کہ صنان بھائی کو ڈینگی ہو سکتا ہے، ان کا ٹیسٹ کروائیں۔" سعد

"اب کیا کروں میں؟ کوئی گھر آ کر سیمپل لے لے گا اس کا؟" صنان کی والدہ

"ہاں یاد آیا آمنہ (سعد کی بہن) کی دوست ہے ایک، وہ ڈاکٹر ہے اسی ہسپتال میں جہاں ہم آج گئے تھے آپ اس سے کہہ دیں اگر وہ گھر آ کر سیمپل لے لیں۔ ہماری سوسائٹی میں ہی رہتی ہیں وہ بھی۔" سعد

یہ سن کر صنان کو جھٹکا لگا، وہ انمول کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا، وہ بھی اس حالت میں کہ اس کی طبیعت خراب تھی۔

"نہیں امی میں۔۔۔" ابھی صنان بول ہی رہا تھا کہ صنان کی والدہ بولی۔

"چپ کرو تم آواز نہ آئے تمہاری، ہاں بیٹا صحیح ہے، میرے ساتھ آؤ ذرا اس کے گھر، میں جا کر لے آتی ہوں اسے۔" صنان کی والدہ نے آخری بات سعد سے کہی اور فوراً چادر پکڑ کر اوڑھ لی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم اب یہاں سے غائب نہ ہونا۔" صنان کی والدہ نے صنان کو سختی سے کہا جس پر وہ منہ موڑ گیا۔

"بلکہ مجھے اس پر کوئی بھروسہ نہیں ہے، تم ادھر ہی رکو صنان کے پاس، تم مجھے رستہ بتادو، میں خود چلی جاتی ہوں۔" صنان کی والدہ

"ٹھیک ہے میں ابھی آتی ہوں۔" سعد نے انہیں رستہ بتادیا تو وہ کہہ کر چلی گئی۔ سعد صنان کی طرف دانت نکال کر مسکرانے لگا۔

"میں نے تیرے دانت توڑ دینے ہیں، منہ بند کر کے ادھر بیٹھ جا۔" صنان نے کمرے میں ایک کونے میں رکھی کرسی کی جانب اشارہ کیا اور سعد منہ بند کر کے وہاں جا کر بیٹھ گیا۔

گھر کی بیل بجی تو انمول یہ کہہ کر دروازے کی جانب بڑھی۔ "میں دیکھتی ہوں کون ہے۔" انمول نے دروازہ کھولا تو ایک عورت کو سامنے پایا۔

"جی کون؟" انمول نے صنان کی والدہ کو کبھی نہیں دیکھا تھا اس لئے وہ پہچان نہ سکی۔

"اسلام علیکم بیٹا، آپ ڈاکٹر ہے نا؟" صنان کی والدہ

"وعلیکم سلام، جی" انمول

"بیٹا میں آپ کی سوسائٹی سے ہی ہوں، سوسائٹی کے شروع میں ہی ہمارا گھر ہے۔" صنان کی والدہ

"اوہ اچھا اچھا جی آپ اندر آئیں۔" انمول نے انہیں اندر آنے کو کہا۔

"کہیں یہ صنان کی امی تو نہیں۔" اس کے دل نے سوال کیا تھا مگر وہ نفی کر کے اندر بڑھ گئی۔

وہ اندر آئیں اور گھر والوں سے سلام کے بعد اب وہ اپنے آنے کا مرکز بتا رہی تھی انمول کو کچھ کچھ اندازہ ہو رہا تھا۔

"نہیں وہ کیوں آئیں گی یہاں، بھلا ایسے کیسے ہو سکتا ہے؟" انمول بار بار دل کے کئے گئے سوالوں کی نفی کر رہی تھی۔

"میرا بیٹا ہسپتال گیا تھا لیکن وہاں سے واپس آ گیا شاید اس کو ڈینگی ہے، اس کا سیمپل لینا ہے، بیٹا آپ اس کا سیمپل لے سکتی ہیں؟" صنان کی والدہ

ان کے اس سوال پر تو انمول کا دماغ گھوم گیا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اس نے اپنی ماما کی طرف دیکھا۔

"اصل میں ہسپتال والوں نے ہی اس کا سیمپل لے لینا تھا لیکن اس کو وہاں گھبراہٹ ہو رہی تھی تو واپس آ گیا۔ بیٹا آپ کی نیکی ہے اگر آپ گھر سے سیمپل لے جاؤ۔" صنان کی والدہ

"ٹھیک ہے لیکن آپ اسے کسی بچے کے ساتھ واپس بھجوایئے گا، رات کا وقت ہے اکیلا آنا اچھا نہیں ہے۔" انمول کی ماما نے کہا کیونکہ رات کے نو بج رہے تھے۔

"ٹھیک ہے بیٹا چلو" صنان کی والدہ، اور انمول جی کہہ کر اٹھ گئی۔

انمول کو ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں واقعی صنان کا گھر نہ ہو، لیکن اس نے خود کو تسلی دی کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی اور گھر ہو لیکن اسے نہ پتہ تھا کہ کچھ دیر میں اس کی دھڑکنیں تیز ہونے والی ہیں۔ اس نے میڈیکل پاؤچ پکڑا اور ضرورت کی ساری اشیاء رکھ لیں۔ اب وہ عبایا پہن رہی تھی۔

"چلیں آنٹی؟" انمول مکمل عبایا اور نقاب میں ملبوس تھی جب کہ کندھے پر اس کا بیگ لٹک رہا تھا۔

"ہاں ہاں چلو" آنٹی نے کہا اور اب وہ دونوں صنان کے گھر کی جانب جا رہے تھے۔

"بیٹا میرا بچہ تو بہت ہی زدی ہے ہسپتال سے گھر واپس آ گیا بھلا پندرہ منٹ میں کونسا کچھ ہو جانا تھا لیکن نہیں۔" آنٹی اپنے بیٹے کی شکایت کر رہی تھی جبکہ انمول نقاب کے اندر سے مسکرا رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انمول بار بار دعائیں کر رہی تھی کہ بس وہ صنان کا گھر نہ ہو۔بچہ لفظ سن کر اسے کچھ تسلی ہوئی کہ شاید کوئی چھوٹا بچہ ہو گا۔ لیکن ماؤں کے لئے تو بڑے بھی بچے ہی ہوتے ہیں۔اب وہ گھر کے آگے کھڑے تھے۔انمول کو یہ دیکھ کر دھچکا لگا۔

"یہ گھر تو صنان کا ہے۔" دور کہیں دل کی کھائی سے آواز آئی تھی۔

"پلیز صنان نہ ہو پلیز" وہ دل میں دعائیں اور منتیں کر رہی تھی۔اس نے گھر میں پہلا قدم رکھا،اس کے دل کی دھڑکنیں مزید تیز ہو گئیں۔وہ اسے آنگن سے کچھ دوری پر کمرے میں لے گئیں۔کمرے کو دیکھ کر اس کی دھڑکنیں مزید تیز ہو گئیں،وہ کمرے میں داخل ہو چکی تھی لیکن اس کا سر زمین کی جانب تھا۔اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو راؤ صنان کو خود کی جانب دیکھتا ہوا پایا۔اس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔لیکن اس نے لمبی سانس لی اور خود کو نارمل کیا ۔نقاب کی وجہ سے کسی کو کچھ محسوس نہ ہوا۔

"بیٹا اس کا سیمپل لینا ہے" صنان کی والدہ نے صنان کی جانب اشارہ کیا۔اس نے ایک نظر صنان کی جانب دیکھا تو دوسری نظر صنان کی والدہ کی جانب۔

"جی" وہ آگے بڑھی، دسمبر کا مہینہ تھا صنان لحاف اوڑھے ہوئے تھا۔ کمرے میں ایک جانب چھوٹا سا الیکٹرک ہیٹر رکھا ہوا تھا۔ وہ صنان کے پاس آئی۔ اسے اپنے قدم بھاری پڑتے محسوس ہوئے جبکہ صنان اسے دیکھنے میں مصروف تھا جس کی وجہ سے وہ پزل ہو رہی تھی۔

"بازو اوپر کریں۔" وہ بیڈ کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئی اور اپنا پرس ٹیبل پر رکھ دیا۔ انمول نے کہا جب کہ اس کے ہاتھ میں کاٹن (روئی) اور سرینج (انجیکشن) تھا۔ صنان نے کافی دیر بعد اس کی آواز سنی تھی۔ جہاں انمول ہچکچا رہی تھی وہاں صنان بھی ہچکچا رہا تھا۔

صنان کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں، وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ یہ پسندیدگی تھی یا محبت۔ صنان نے سیدھے بازو کا کف اوپر کیا۔

"الٹا بازو۔" انمول نے اسے سیدھے بازو کا کف فولڈ کرتے دیکھا تو کہا سیدھے بازو کا کف نیچے کر کے اب اس نے الٹے بازو کا کف اوپر کیا۔ انمول نے اس کے سفید بازو دیکھے اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔ انمول نے ٹونیکیٹ اس کے بازو پر باندھ دیا تاکہ نسیں مزید ابھریں جبکہ وہ پہلے ہی تھوڑی سی ابھریں ہوئی تھیں۔

"مٹھی بند کریں" انمول نے کہا، صنان نے مٹھی بند کر دی۔

"انگوٹھا اندر رکھ کر مٹھی بند کریں۔" انمول

صنان خود کو دوسری بار انمول کے سامنے غلط محسوس کر رہا تھا۔انمول نے راؤ صنان کے بازوں پر انگلی رکھ کر نس چیک کی۔راؤ کی کیفیت کچھ مختلف سی تھی۔اب انمول انجیکشن میں راؤ کا خون بھر رہی تھی۔وہ سیمپل لے چکی تھی۔انمول نے اس کے بازو پر کاٹن رکھ دی۔

"ایسے کر لیں"انمول نے بازو فالڈ کر کے دکھایا،صنان نے ویسے ہی کر لیا۔

"ان کی ایج(عمر) کیا ہے؟"انمول اب سرنج سے خون وائل میں بھر رہی تھی۔اب وہ صنان کے بازو سے ٹونیکیٹ اتار رہی تھی اور صنان کو اس کی انگلیاں اس کے بازو کے ساتھ مس ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

"اٹھائیس سال"صنان کی والدہ

"ہمم۔۔۔ان کی عمر کے لحاظ سے یہ کمزور ہے،ان کا وزن کم ہے۔"انمول

"بیٹا اصل میں صنان کے دل میں سٹنٹ پڑا ہوا ہے،آج سے پانچ سال پہلے اسے ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔"صنان کی والدہ کا یہ کہنا تھا کہ انمول کو دھچکا لگا اس نے گردن موڑ کر صنان کی جانب دیکھا جو آنکھیں موندیں کئے کچھ ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔بیمار صنان تھا لیکن ضرب انمول کے دل پر لگی تھی۔

"کک۔۔۔کوئی بات نہیں آپ بس ان کی ڈائٹ کا خیال رکھیں، ٹھیک ہو جائیں گے یہ۔"
انمول کہہ کر دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

"ٹھیک ہے بیٹا میں پرا پر دیہان دیتی ہوں اسکی ڈائٹ پر۔"صنان کی والدہ

"جی"انمول گھر کے دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی کہ صنان کی والدہ کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"شکریہ بیٹا، یہ رکھ لو"وہ مکسرائی اور انہوں نے انمول کے ہاتھ میں ہزار کا نوٹ تھما دیا۔

"نہیں نہیں آنٹی مجھے نہیں چاہیئے یہ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم عوام کی خدمت کریں۔"انمول نے کہا لیکن انہوں نے زبردستی انمول کے ہاتھ میں پیسے تھما دیے۔اب وہ ان کے گھر کے ایک چھوٹے بچے کے ساتھ اپنے گھر واپس جا رہی تھی۔

محبت اگر سچی ہو تو

چوٹ لگ بھی جائے

سینہ جل بھی جائے

تو محبت کہاں ختم ہوتی ہے

جنہیں سچی محبت ہوتی ہیں وہ نبھاتے ہیں ہر حال میں۔انمول رنجیدہ تھی اور سوچ رہی تھی کہ صنان کیسے اتنا گہرا زخم دل میں چھپائے ہوئے تھا۔

"آپی آپ کو پتہ ہے سب سنی بھائی سے ڈرتے ہیں۔"وہ چھوٹا بچہ بولا

"کون سنی بھائی؟"انمول

"اوہو صنان بھائی کو سب سنی بھائی کہتے ہیں۔"

"اچھا"

"تو اب آپ نے ان کا خون نکالا ہے وہ آپ کو ڈانٹیں گے۔"

"نہیں وہ مجھے نہیں ڈانٹیں گے۔"انمول ہنس پڑی

انمول کی صنان کے لئے محبت میں کمی نہیں آئی تھی بلکہ اور بڑھ گئی تھی،جب محبت ہوتی ہے تو ایسی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور جنہیں فرق پڑتا ہے ان کی محبت محبت نہیں ہوتی۔بلکہ انہیں محبت ہی نہیں ہوتی محبت تو ایک بہت پاک اور ہر چیز سے بے نیاز جزبہ ہے۔

---

"اوہ مائی گاڈ"مومن چوہدری

مومن صوفے پر بیٹھا ہوا تھا لیکن موبائل پر کچھ دیکھ کر فوراً کھڑا ہو گیا تھا۔شام کے سات بج رہے تھے۔

ماہم راہداری سے جا رہی تھی جب کہ مومن صحن میں صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔مومن کی آواز سن کر ماہم رک گئی۔لیکن ماہم کی ہمت نہ ہوئی کہ وہ مومن سے پوچھ لے کہ کیا ہوا ہے۔مومن ماتھے پر ہاتھ رکھے پریشانی میں مبتلا دکھائی دے رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر ماہم پر پڑی جو کہ اسی کو دیکھ رہی تھی اور کچھ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ما۔۔ماہم"مومن تیزی سے چلتے ہوئے ماہم کے پاس آیا۔ماہم بھی گھبرا چکی تھی کہ یہ کرشمہ کیسے ہوا کہ مومن خود چل کر اس کے پاس آیا تھا۔

"جج۔۔جی"ماہم

"نمل۔۔نمل کہاں ہے؟"مومن

"اپنے کمرے میں ہی ہو گی"وہ ہلکا سا مسکرائی۔

"نہیں وہ کمرے میں نہیں ہے،گھر میں کچھ ہوا تھا کیا؟"مومن

"نہیں وہ کمرے میں ہی ہو گی اس نے کہاں جانا ہے لیکن آپ۔۔۔"ابھی ماہم بول رہی تھی کہ مومن اونچی آواز میں بولا

"میں کہہ رہا ہوں نا وہ کمرے میں نہیں ہے، گھر میں کچھ ہوا تھا؟"مومن ماہم کو بہت برا لگا کہ مومن نے اس سے اونچی آواز میں بات کی تھی۔

"مجھے نہیں پتہ آپ کسی اور سے پوچھ لیں۔"ماہم غصے سے کہہ کر دو قدم آگے بڑھی لیکن مومن نے اسے بازو سے پکڑ کر دوبارہ اپنے سامنے کیا۔

"یہ دیکھو"مومن نے موبائل اس کے سامنے کیا۔

ماہم نے ایک تصویر دیکھی جس میں نمل کی باڈی زمیں بوس تھی، اس کا چہرہ خون سے تر تھا اور لوگ اس کے آس پاس جمع تھے۔

"ہووووو۔۔۔۔!"ماہم منہ پر ہاتھ رکھ کر رہ گئی۔

"اوپر کیپشن میں لکھا ہے 'شی از ڈیڈ'"مومن کی آواز بھاری تھی ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کے ہلک میں آنسو اٹک کر رہ گئے ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں جارہا ہوں نمل کو ڈھونڈھنے، اگر اس کے باپ میں زرا سا بھی احساس ہو گا تو اسے یہ تصویر دکھا دینا اور اس سے پوچھ لینا کہ اس نے نمل کو کیا کہا تھا۔" مومن کہہ کر جا چکا تھا جب کہ ماہم زمین پر بیٹھتی چلی گئی، دو آنسو چھپکے سے ماہم کے چہرے کو چھو گئے تھے۔

جاری ہے!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842